منکی پوکس
ایک عالمی صحت کی ایمرجنسی

ثوبیہ رحمٰن ارتضائی
مصنفہ یونیورسٹی آف انٹیمل اینڈ ڈیری سائنسز سے گریجویٹ ہیں۔





منکی پوکس، ایک ابھرتی ہوئی وباء، ایک عالمی صحت کی ایمرجنسی کی شکل اختیار کر چکا ہے جو انسانی صحت، معاشرتی استحکام اور عالمی صحت کے نظام کے لیے ایک سنگین خطرہ بن گیا ہے۔ اس وبا کی روک تھام کے لیے، عالمی سطح پر مربوط اقدامات اور مستحکم حکمت عملی کی فوری ضرورت ہے۔

منکی پوکس جسے ایم پوکس بھی کہتے ہیں ایک وائرل بیماری ہے جو ۲۰۲۲ء میں عالمی سطح پر ایک اہم صحت کے مسئلے کے طور پر نمودار ہوئی تھی۔

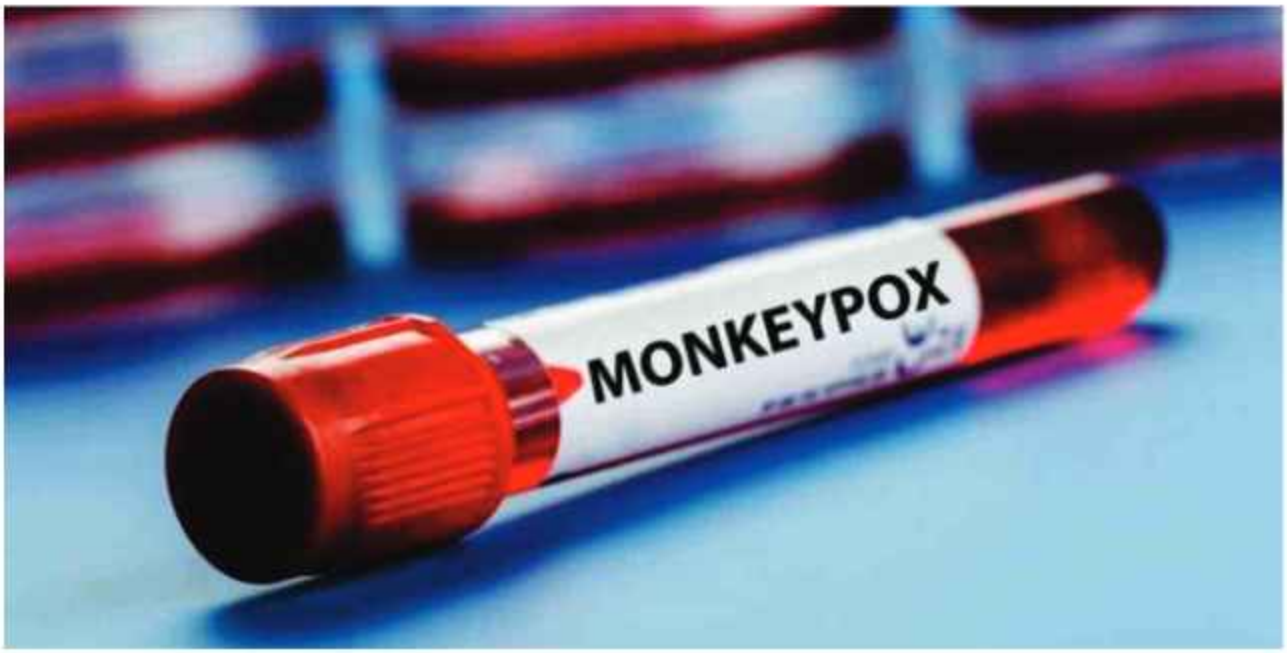
انسانی تاریخ میں وباؤں کا خطرہ ہمیشہ سے رہا ہے مگر جب بھی کوئی وباء عالمی بن جاتی ہے، تو اس کے اثرات اور چنگاڑیاں دنیا بھر میں محسوس ہوتی ہیں۔ بالکل اسی طرح، آج کے دور میں ایک ایسی وباء جس نے پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا ہے، وہ ہے " منکی پوکس"۔ اس وباء نے نہ صرف انسانی صحت پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں بلکہ عالمی معیشت، روزمرہ کی زندگی اور سماجی روابط پر بھی گہرے اثرات ڈالے ہیں۔

منکی پوکس جسے ایم پوکس بھی کہتے ہیں ایک وائرل بیماری ہے جو ۲۰۲۲ء میں عالمی سطح پر ایک اہم صحت کے مسئلے کے طور پر نمودار ہوئی تھی۔ اگر ہم باریک بینی سے تاریخ کے پنوں کا جائزہ لیں تو، یہ بیماری سب سے پہلے ۱۹۵۸ء میں دریافت ہوئی تھی، جب افریقی بندروں میں اس وائرس کا پھیلاؤ ہوا۔ جس کے بعد رفتہ رفتہ انسانوں میں بھی اس وائرس کی تشخیص ہوئی۔ اس بیماری کی وجہ ایک وائرس ہے جو کہ "پوکس ویریڈاء" خاندان سے تعلق رکھتا ہے اور چکن پوکس اور اسمال پوکس کی طرح اس کی نوعیت بھی ویسی ہے۔ اگرچہ ابتدائی طور پر یہ مرض افریقی ممالک میں پایا گیا تھا، لیکن حالیہ برسوں میں اس نے کئی ممالک میں سرحد پار پھیلنا شروع کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے عالمی صحت کی تنظیم نے

اسے جولائی ۲۰۲۲ء میں عالمی صحت کی وبا قرار دیا۔

اسی اثناء میں اگر اس کے پھیلاؤ کے عمل پر نظر ثانی کی جائے تو، منکی پوکس کی علامات عام طور پر ابتدائی دنوں میں فلو جیسی ہوتی ہیں۔ جیسے کہ بخار، تھکاوٹ، سر درد، پٹھوں میں درد اور لیمف نوڈز کی سوجن ہے۔ بعد میں جسم پر خارش اور دانے نمودار ہوتے ہیں، جو چہرے سے شروع ہو کر جسم کے دوسرے حصوں تک پھیل جاتے ہیں۔ یہ علامتیں عمومی طور پر ۷ سے ۱۴ دن کے اندر ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ تمام علامتیں چکن پاکس کی علامات سے ملتی جلتی ہیں مگر، لیمف نوڈز کی سوجن ایک خاص علامت

عالمی صحت کی تنظیم کی رپورٹ کے مطابق، اس وائرس کے اب تک ۷۰ ہزار سے زائد ممالک میں ۳۵ ہزار سے زائد کیسز رپورٹ ہو چکے ہیں۔



ہے جو اسے دیگر پوکس وائرسز سے الگ کرتی ہے۔ یہ بیماری عام طور پر جسمانی رابطوں، متعدی مواد کے ذریعے یا آلودہ جانوروں سے انسانوں میں منتقل ہوتی ہے۔

اگر اس تصور کے پس منظر میں اگے بڑھا جائے تو حالیہ برسوں میں اس وباء کے پھیلاؤ میں اضافہ ہوا ہے جو کہ عالمی صحت کے لیے ایک سنگین خطرہ ہے۔ سال ۲۰۲۲ء میں منکی پوکس کے کیسز مختلف ممالک میں رپورٹ ہونا شروع ہوئے جن میں یورپ، شمالی امریکہ، اور ایشیاء کے کئی ممالک شامل ہیں۔ ون بدن اس وائرس کی شرح میں اس قدر اضافہ ہوا کہ آج کے دور میں یہ وباء عالمی وبا کا درجہ اختیار کر گئی ہے جو کہ صرف پہلے افریقہ تک محدود تھا، اب پوری دنیا کو اس نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ عالمی صحت کی تنظیم کی رپورٹ کے مطابق، اس وائرس کے اب تک ۷۰ ہزار سے زائد ممالک میں ۳۵ ہزار سے زائد کیسز رپورٹ ہو چکے ہیں۔ اس کے نتیجے میں سال ۲۰۲۴ء میں جولائی میں عالمی صحت کے تنظیم



میں منکی پوکس کو عالمی صحت کے ایمرجنسی قرار دیا تا کہ ممالک کو اس وائرس کی آگاہی دی جا سکے۔

بلاشبہ ہم اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے کہ منکی پوکس ایک عالمی وباء بن گیا ہے جس نے عالمی سطح کے نظام پر کئی منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔COVID-۱۹ کے بعد یہ وباء ایک نئی عالمی صحت کی ایمرجنسی کی طور پر دنیا کے صفحے پر ابھری ہے۔جس نے پوری دنیا کو صحت کے نظام کی بہتری اور وبائی بیماریوں کے لئے تیار ہونے کی ضرورت پر دوبارہ غور کرنے پر مجبور کیا ہے۔

عالمی صحت کی تنظیم (WHO) کی اگست ۲۰۲۴ء کی رپورٹ کے مطابق، اب تک تقریباً ۱۲۱،۴۲۹،۱۰۳ کیسز، ۱۲۱ ممالک میں رپورٹ ہو چکے ہیں۔جن میں سب سے زیادہ کیسز امریکہ، یورپ اور وسطی افریقہ کے ممالک میں دیکھے گئے ہیں۔اسی صورتحال کے پیش نظر کئی ممالک نے فوری طور پر اقدامات اٹھائے ہیں۔جیسے کہ سفری پابندیاں، نگرانی اور عوامی آگاہی مہمات تا کہ اس وائرس کو مزید پھیلنے سے روکا جا سکے۔

مزید برآں، منکی پوکس کی تشخیص کرنا مشکل نہیں ہے عام طور پر مریض کے جسم پر موجود علامات کی بنا پر اور مخصوص لیبارٹری ٹیسٹ کے ذریعے کی جا سکتی ہے۔اس کے علاج میں مریضوں کو آرام دینے، بخار اور درد کو کم کرنے والے دواؤں کو استعمال کیا جا سکتا ہے جبکہ شدید پیچیدہ کیسز میں اسمال پوکس کو کنٹرول کرنے والی ویکسین استعمال کی جا سکتی ہے۔اس کے علاوہ، عالمی صحت کی تنظیم منکی پوکس کی ویکسین کی تیاری پر

تیزی سے کام کر رہی ہے تا کہ جلد از جلد اس بیماری کے پھیلاؤ کو کم کیا جا سکے۔

اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ حالیہ دور میں اس وباء نے کالی گھٹا کی طرح پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ منکی پوکس کی روک تھام کے لیے کئی مفید اقدامات لیے جا چکے ہیں۔ سب سے پہلے عالمی سطح پر عوامی آگاہی کی مہمات چلائی جا رہی ہیں تا کہ لوگوں کو اس بیماری کے بارے میں زیادہ سے زیادہ آگاہ کیا جا سکے اور اس کے پھیلاؤ کے خطرات کو کم کیا جا سکے۔ دوسری جانب، سفر کے دوران احتیاطی تدابیر اختیار کرنا، متاثرہ لوگوں کے ساتھ قریبی رابطوں سے بچنا اور متاثرہ جانوروں سے دور رہنا اہم قرار دیا ہے۔ عالمی صحت کی تنظیم کے پلیٹ فارم تلے کئی ممالک نے اس وباء کے روک تھام کے لیے ویکسینیشن پر کام کرنا شروع کر دیا ہوا ہے۔

مزید آگے بڑھا جائے تو اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اس وباء نے نہ صرف انسانی صحت کے نظام پر بوجھ ڈالا ہے بلکہ عالمی معشیت پر بھی گہرے منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ کیونکہ کئی ممالک میں اس بیماری کے تناضر میں سفری پابندیاں، تجارتی رکاوٹیں اور دیگر پابندیاں عائد کی گئی ہیں جو کہ معاشی انتشار کا باعث ہیں۔ اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام، انسانی اور اقتصادی اثرات کی رپورٹ کے مطابق، یہ وباء ترقی پذیر ممالک کے لیے خصوصی طور پر چیلنجنگ ہے جہاں پہلے ہی صحت کے نظام کے وسائل محدود ہیں۔ اس کے علاوہ، اس کے پھیلاؤ سے دنیا میں، معاشرتی اور نفسیاتی اثرات بھی مرتب ہو رہے ہیں کیونکہ لوگ ایک خوف اور بے یقینی کا شکار ہو رہے ہیں۔

مزید برآں، اس صورتحال کو سمجھنے اور دیکھنے کے بعد اس نتیجے پہ پہنچتے ہیں کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ منکی پوکس کی وباء سے نمٹنے کے لیے عالمی تعاون اور یکجہتی کی ضرورت ہے۔ عالمی ادارے صحت، بین الاقوامی تنظیموں اور تمام ممالک کو مل کر اسے وباء کی روک تھام کے لیے مفید اور پائدار لائحہ عمل بنانا ہوگا تا کہ اس وائرس کی روک تھام، علاج، ویکسین اور تحقیق کے وسائل کو مختص کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ، اس عالمی وبائی جنگ میں تمام ملکوں کو متحد ہو کر کام کرنا چاہیے تا کہ اس کے پھیلاؤ پر قابو پایا جا سکے اور مستقبل میں ایسی وباؤں کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

مختصراً، منکی پوکس ایک عالمی وباء کی صورت میں دنیا کے پس منظر پہ سامنے آئی ہے، جس کی روک تھام کے لیے عالمی سطح پر مفید اقدامات لینا بہت ضروری ہے اور مستقبل کی صحت کی پالیسیوں کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔